

سوال

کیا مسلمان عورت اپنے والد کا فطرانہ ادا کرسکتی ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

شیخ محمد عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے :

جس پر کسی دوسرے کا فطرانہ ادا کرنا واجب نہیں اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ دوسرے کی جانب سے فطرانہ ادا کرنے کی اجازت حاصل کرے -

اگر لوگوں میں سے زید نے عمرو کی جانب سے اس کی اجازت کے بغیر فطرانہ ادا کر دیا تو یہ فطرانہ عمرو کی ادائیگی میں کفایت نہیں کرے گا ، اس لیے کہ عمرو کا فطرانہ زید کے ذمہ نہیں تھا ، اور فطرانہ کی ادائیگی میں جس پر فطرانہ واجب ہے اس کی نیت ضروری ہے یا پھر اس کے وکیل کی نیت ہونی چاہیے -

یہ مسئلہ ایک فقہی قاعدے اور اصول پر مبنی ہے جسے فقہاء "تصرف فضولی" کا نام دیتے ہیں - جس کا معنی ہے کہ کوئی انسان کسی دوسرے کی جانب سے اس کی اجازت کے بغیر تصرف کرے -

سوال؟

کیا یہ تصرف مطلقاً باطل ہے یا پھر دوسرے کی اجازت و رضامندی پر موقوف ہے؟

جواب:

اہل علم کے ہاں اس مسئلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے ، اور راجح یہ ہے کہ : جب دوسرا شخص راضی ہو تو یہ تصرف کفایت کرے گا -

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس میں زکاة کے غلہ کی حفاظت کے بارہ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شیطان کے واقع والی معروف حدیث بھی پیش کی ہے جس کی مکمل نص آپ سوال نمبر (6092) کے جواب میں

دیکھ سکتے ہیں -

اس حدیث میں شاہد یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تصرف کی اجازت دی تھی اور اسے کافی قرار دیا تھا باوجود اس کے جو لیا گیا تھا وہ زکاۃ کا مال اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حفاظت کے وکیل تھے نہ کہ کسی اور چیز کے وکیل -

دیکھیں الشرح الممتع لابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ (6 / 165) -

واللہ اعلم .